ڈاکٹر محمد وسیم انجم کا فکر و فن: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Philosophy of Dr. Muhammad Waseem Anjum: An Analytical Study

Dr. Haroon Mayo
drharoonrao@gmail.com
Department of School Education, Lahore, Pakistan
Dr. Muhammad Arshid Ovaisi
drarshadovaisi@lgu.edu.pk
HoD Urdu, Lahore Garrison University, Lahore Pakistan

KEYWORDS

Devotees
Nourishment
Milestone
Ethical
Effort
Appreciate
Critic
Explore

DATES

Received	**01-03-2023**
Accepted	**30-03-2023**
Published	**30-06-2023**

QR CODE

ABSTRACT

So many devotees of Urdu have been showing a tremendous and marvelous performance for the improvement of literary assets. Dr. Muhammad Wasim Anjum is one of those and has laid down every moment of his life for nourishment and flourishment of Urdu literature. Dr. Muhammad Wasim Anjum is a milestone to promote the philosophy of Dr, Allamah Muhammad Iqbal, ethical values and socio-economical awareness of the latest scenario of Urdu literature. In this research article an effort has been made to analyze some of topics of his research. By showing full command over “Iqbaliyat”, he has proved himself a great writer, researcher and critic. In fact, Dr Muhammad Wasim Anjum is a torch bearer and stepping stone for scholars having a right type of taste for literature. Surely his true spirit of effort would be appreciated by philosophers, poets and critics. In fact, he has great talent to explore different aspects of literature, especially theories of great philosopher, poet and thinker, Dr. Allamah Muhammad Iqbal.

DOI:
http://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/75

تلخیص:

اردو ادب کے بہت سے عقیدت مند ادبی اثاثوں کی بہتری کے لیے زبردست اور شاندار کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد وسیم انجم ان میں سے ایک ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اردو ادب کی آبیاری اور فروغ کے لیے وقف کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد وسیم انجم ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے فلسفے، اخلاقی اقدار

اور اردو ادب کے تازہ ترین منظر نامے کے سماجی و اقتصادی شعور کو فروغ دینے کے لیے ایک سنگ میل ہیں۔ اس تحقیقی مضمون میں ان کی تحقیق کے چند موضوعات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ''اقبالیات'' پر مکمل عبور دکھا کر خود کو ایک عظیم ادیب، محقق اور نقاد ثابت کیا ہے۔ درحقیقت ڈاکٹر محمد وسیم انجم ادب کا صحیح ذوق رکھنے والے سکالرز کے لیے مشعل راہ اور سیڑھی ہیں۔ یقیناً ان کے حقیقی جذبے کو فلسفیوں، شاعروں اور نقادوں نے سراہا ہو گا۔ درحقیقت ان میں ادب کے مختلف پہلوؤں خصوصاً عظیم فلسفی، شاعر اور مفکر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے نظریات کو تلاش کرنے کا بہت بڑا ہنر ہے۔

حیاتِ مستعار کے پر خطر اور خاردار سفر میں جہدِ مسلسل، مستقل مزاجی، مساعی جمیلہ اور مصمم ارادہ، وہ زادِ راہ ہے جو اس کٹھن اور دشوار گزار راستے میں ایک روشن قندیل کی حیثیت سے مسافر کے لیے امید کی کرن بن جاتا ہے۔ تحقیق و تدقیق کے تقاضوں کے مطابق راہِ عمل کا تعین ایک محقق اور نقاد کی ذمّے داریوں میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ عصرِ حاضر میں قحط الرجال کے باوجود ایسی کثیر الصفات اور کثیر الجہات ہستیوں کا وجود ایک خدائی انعام سے کم نہیں۔ یہ ہستیاں کسی بھی سماج اور معاشرے کے لیے روشنی، امید اور حوصلہ افزائی کا استعارہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح کی فکر و نظر رکھنے والی ایک شخصیت کا نام ڈاکٹر محمد وسیم انجم ہے۔ وہ بیک وقت اقبال شناس، ادب شناس، کتاب شناس، حق شناس اور قدر شناس ہیں۔ ان کی دو درجن سے زیادہ تصنیفات، ان کے فکر و فلسفے اور فکر و نظر کے کثیر اور ہمہ جہت پہلوؤں کی عکّاس ہیں۔ مادیت پرستی کے عصرِ رواں میں اپنی تمام تر توانائیوں کو علم و فن کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کر دینا ایک جہادِ زندگانی ہے۔ وہ اس میدانِ جہاد میں شمشیر کی جگہ قلم تھام کر برسرِ پیکار ہیں۔

زندگی میں کامیابی کے حوالے سے مختلف لوگوں کی آرا مختلف ہو سکتی ہیں۔ مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندگی کو کامیاب اور کامران بنانے میں دو چیزیں زیادہ اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہیں۔ پہلی مقصد سے لگن اور دوسری مسلسل جدوجہد۔ شاندار اور سنہری مستقبل کی ضمانت بھی صرف اسی صورت میں دی جاسکتی ہے جب زندگی کے ہر ہر لمحے کو گوہر نایاب جان کر استعمال کیا جائے۔ وقت ایک عظیم سمندر ہے اوراس میں سے گوہرِ مقصود، صرف اس کا مقصود بنتا ہے جو غواصی کا مشاق خود کو ثابت کرنے کا اہل ہوتا ہے۔ رہے وہ لوگ جو وقت اور صلاحیتوں کے درست استعمال سے نا آشنا ہیں اور جدّوجہد یا سخت کوشی، جان فشانی اور سعیِ پیہم کی ہمت اور لذّت کے قائل نہیں، منزلیں بھی آگے بڑھ کر انھیں خوش آمدید کبھی نہیں کہتیں۔ تن بہ تقدیر، کاہل اور لاپرواسے تو زندگی کے عام کام بھی انجام نہیں دیے جاتے، کوئی معجزۂ فن اور بڑا کارنامہ بھلا کیا انجام پائے گا۔

ڈاکٹر محمد وسیم انجم کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جو قوم کی معاشی، اخلاقی، سیاسی، نظریاتی اور فلسفیانہ بنیادوں کو فکرِ اقبال کی روشنی میں مضبوط بنانا چاہتی ہیں۔ اقبال کا فلسفہ کسی محدود علاقے، گروہ اور خطے کے لیے مخصوص نہیں ہے بل کہ یہ آفاقی اور دائمی

نوعیت کا حامل ہے۔ اقبال مفعولیت کی جگہ فعالیت، سکون کی جگہ تحرّک اور تن بہ تقدیر کی جگہ ہمہ تن مصروفِ عمل کے فلسفے کے پیامبر ہیں۔ جبر و قدر کے حوالے سے علّامہ اقبال کے نظریات کے متعلق ڈاکٹر وسیم انجم رقم طراز ہیں:

> "اقبال کا خیال ہے کہ انسان کے لیے یہ مقدور ہو چکا ہے کہ وہ اپنے اطراف میں پھیلی ہوئی کائنات کی تعمیر و تنسیخ کرتا رہے۔ اس کی زندگی کا یہ معمول ہے کہ وہ کبھی تو خود کو کائنات سے ہم آہنگ بناتا ہے اور کبھی اس کائنات میں مخفی قوّتوں کو اپنے لیے مفید بناتا رہتا ہے، چناں چہ اس کے اس مسلسل اور بتدریج عمل میں خدا اس کے شریکِ کار کی حیثیت سے معاون رہتا ہے۔ بشرط یہ کہ انسان میں خود بھی ترقی کرتے رہنے کی تحریک موجود ہو۔ کیوں کہ تحریک کے جذبے سے خالی انسان مثل پتھّر کے ہے۔ گویا انسان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنے نفس میں تغیر پیدا کرے اور زمان و مکاں پر غلبہ پالے۔"(1)

ڈاکٹر محمد وسیم انجم تحقیق و تدقیق کا سفر خلوص اور لگن کے ساتھ ہر وقت ہر گھڑی جاری رکھتے ہیں۔ ان کی تحقیقی تخلیقات کو اقبالیات، خاکہ نگاری، کالم نگاری اور خطوط نگاری ایسے شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اقبالیات کے حوالے سے انھوں نے جو کام اپنے ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی کے مقالوں میں کیا، وہ ان کی اقبال کی شخصیت اور ان کے فکر و فلسفے سے محبت کا عکّاس ہے۔ 1994ء میں ان کی دو تصانیف، "اقبال کا ذہنی و فنی ارتقاء" اور "اقبال کے افکار و نظریات" منظرِ عام پر آئیں۔ ان تصانیف نے اہلِ علم و قلم کو بہت متاثر کیا۔ یہیں سے آپ کا سفر اقبالیات ایک نئے جذبے اور لگن کے ساتھ شروع ہوا۔ آپ کی کثیر پہلو شخصیت کا ایک نمایاں وصف اپنے طلبا سے ان کی ذہنی سطح پر آ کر تحقیق و تدوین کے حوالے سے ان کی رہنمائی کرنا ہے۔ آپ نے فکرِ اقبال کی ترویج و اشاعت کے لیے بھی یہی ڈھنگ اور سلیقہ استعمال کیا اور فلسفۂ اقبال کو انتہائی سادہ اور سلیس لفظوں میں مدلّل انداز میں اپنی تصانیف میں یوں پیش کیا کہ فکر و فلسفے کی لاینحل گتھیاں طلبہ کے لیے قابلِ حل اور قابلِ تفہیم قرار پائیں۔ آپ کی اقبال شناسی کے حوالے سے ڈاکٹر عزیز الرحمٰن عزیز نظامی رقم طراز ہیں:

> "ہر شخص نے اپنی صلاحیت کے مطابق اقبال کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اقبال ایسا گلدستہ ہے جس کے ہر پھول کی ہر کلی جداگانہ جذبہ رکھتی ہے۔ اس کی تازگی، شادابی اور خوشبو مسحور کر دیتی ہے۔ مجھے از حد خوشی ہے کہ ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے اقبال شناسی کی اس روایت کو اپنے منفرد اور جداگانہ اسلوبِ نگارش کی بدولت زندہ و تابندہ کر کے اقبال کا حق ادا کر دیا ہے۔"(2)

ڈاکٹر وسیم انجم نے خود کو ایک حقیقی علم دوست، محقق اور ادیب کے طور پر نہ صرف متعارف کروایا بل کہ نئے محققین کی رہنمائی کے لیے بھی خود کو پیش پیش رکھا ہے۔ آپ نے اقبال شناسی کا جو سفر اپنے ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی کے مقالوں سے شروع کیا، اسے اب اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر قلبِ مطمئنہ کے مقام کو پالیا ہے۔

ڈاکٹر محمد وسیم انجم بہت سی پرتوں اور جہتوں کی حامل ایک انجمن کا نام ہے۔ آپ اپنی تمام تر صلاحیتیں علم و دانش کے حصول اور فکر و فن کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر چکے ہیں۔ آپ کے تحریر کردہ دیباچے، مضامین، مقالات، تبصرے اور تجزیے آپ کے اسلوب نگارش اور وسعت مطالعہ کے مظہر ہیں۔ آپ کی سوانح نگاری، تنقید نگاری اور خطوط نگاری، آپ کی تنقیدی اور تخلیقی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ کو ایک عبقری اور نابغۂ روز گار شخصیت کے طور پر پیش کرتے ہوئے محمد بشیر رانجھا رقم طراز ہیں:

> "مختلف موضوعات پر اظہار خیال وہی شخص کر سکتا ہے جو وسیع المطالعہ ہو۔ جس کا تخلیقی و تنقیدی شعور نہ صرف بیدار ہو بل کہ اس کی زیر بحث موضوع پر مکمل گرفت بھی ہو۔ اسلوب بیان اور طرز نگارش کے ہنر سے بہرہ ور بھی ہو۔ اپنی بات کو علم اور استدلال کی بنیاد پر منوانے کا شعور بھی رکھتا ہو۔ اللہ رب العزت نے ڈاکٹر صاحب کو اس دولت فراواں سے مالا مال کر رکھا ہے۔"(3)

امّت مسلمہ کے سیاسی، معاشی، معاشرتی، تہذیبی، علمی اور روحانی مسائل کا سبب قرآنی تعلیمات سے روگردانی ہے۔ عصر رواں میں اکثر سیاسی و مذہبی رہنما قرآنی تعلیمات کو زندگی کے تمام شعبوں میں عملی طور پر نافذ کرنے کی مساعیِ جمیلہ سے اغماض برتتے ہیں۔ جس کا نتیجہ روحانی اور اخلاقی اقدار سے دوری کی صورت میں نکل رہا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر مسلمان مغربی فلسفۂ زندگی سے مرعوب ہو کر لادین اور مادہ پرستانہ طرز حیات کو اندھا دھند اپنا رہے ہیں اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے دیوالیہ ہوتے جا رہے ہیں۔ مسائل کی اس دلدل اور گرداب سے بچنے کے لیے مغربی فلسفہ ہائے زندگی کے بجائے اسلام کے آفاقی اور سرمدی نظریۂ حیات کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔

اسلام کی حقانیت اور اثر انگیزی مسلمہ ہے۔ دوسرے مذاہب نے اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کر رکھا ہے، ڈاکٹر وسیم انجم نے نسلِ نو کی اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے درست سمت میں رہنمائی کی ہے۔ آپ اس نقطۂ نظر کے قائل ہیں کہ فلسفۂ اسلام سے دوری کی اصل وجہ یہ ہے کہ نوجوان نسل اپنے اخلاقی اور روحانی نظام کو بھی مغربی فلسفۂ حیات کی روشنی میں سمجھنا چاہتی ہے۔ مغربی فلاسفہ نے اسلام کے متعلق ان گنت غلط فہمیاں اور بداعتمادیاں پیدا کر دی ہیں۔ لیکن یہ تمام ہتھکنڈے یقیناً ناکام اور نامراد ٹھہریں

گے کیوں کہ ان کا یہ عمل سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ڈاکٹر وسیم انجم کا موقف بڑا واضح ہے کہ اسلام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھا جائے۔اس طرح غلط فہمی کا طلسم زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتا۔ لیکن بد قسمتی سے ہماری پڑھی لکھی نوجوان نسل مغربی مفکرین اور تخلیق کاروں سے زندگی کے مسائل کے حل کے لیے فکر و فلسفے کی بھیک مانگ رہی ہے۔ یہ پریشان کن صورت حال ہمارے نظام تعلیم کا منطقی نتیجہ قرار دی جاسکتی ہے۔(4)

ڈاکٹر وسیم انجم نے اپنے قلم کی ضوفشانیاں بکھیرنے کے لیے کسی ایک سمت کو منزل مقصود نہیں بنایا بل کہ مختلف شعبہ ہائے تحقیق میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ آپ نے انتہائی توجہ اور جاں فشانی سے 'منیر نیّر' اور 'یاسمین اختر' کے بکھرے ہوئے افسانوں کو مرتب کر کے طباعت کے مراحل سے گزارا ہے۔ ان افسانوں میں زندگی کی سچائیوں کو تمام وسعتوں سمیت ادب کے قاری کے ذوق مطالعہ کے لیے پیش کیا گیا ہے۔افسانہ نویسی میں تخلیق کار کا جوہرِ اخلاص اور خوبیِ ابلاغ، معجزۂ فن کی نمود کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ عظیم تخلیقات خواہ کسی بھی روپ میں ہوں ان کے اثرات دور رس اور دیرپا ہوتے ہیں۔ اچھے افسانوں کا "ٹھنڈا سورج جلتا چاند" کے عنوان کے تحت منظر عام پر آنا ایک کار خیر سے کم نہیں ہے۔افسانہ نگار 'منیر نیّر' اور ڈاکٹر محمد وسیم انجم کے حوالے سے ڈاکٹر فہمیدہ تبسم رقم طراز ہیں:

> "منیر نیّر ہفت روزہ "ہلال"، "نیرنگِ خیال" اور "اے ایس سی جرنل" جیسے معروف جرائد کے پلیٹ فارم سے معروف ہوئے، لیکن ان کے افسانے یکجا نہیں تھے۔ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے تمام فرد فرد افسانوں کو زمانی ترتیب کے مطابق مرتب کیا اور تاریخ ادب کا حصہ بنادیا۔ڈاکٹر صاحب اس ادبی خدمت پر شائقینِ افسانہ کی داد کے مستحق ہیں۔جناب 'منیر نیّر' کے حرف کی روشنی اس افسانوی مجموعے کے ذریعے جوں جوں پھیلے گی ڈاکٹر محمد وسیم انجم کا نام بھی کرنوں کے تقسیم کنندہ کی حیثیت سے جھلملاتا رہے گا۔"(5)

ڈاکٹر وسیم انجم کی تصنیف "سنہرے لوگ" اس حقیقت کا ایک واضح ثبوت ہے کہ آپ خاکہ نگاری میں انتہائی مشاق ہیں۔ آپ نے اسی طرح ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی کے لیے موضوعات کے خاکوں اور مقالہ جات کے حوالے سے جو بندگانِ علم و فن کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ آپ کے یہ خاکے اس حقیقت کے غماز ہیں کہ آپ کی نثر میں بیساختگی کی ایک واضح جھلک دکھائی دیتی ہے۔ آپ نے شخصی خاکہ نگاری کے لیے صرف ان لوگوں کا ہی انتخاب نہیں کیا، جنہوں نے ادبِ عالیہ میں نمایاں مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے بل کہ ان شخصیات کا بھی انتخاب کیا ہے جو معاشرتی، مذہبی اور فلاہی کاموں کے حوالے سے آپ سے گہرا رابطہ رکھتی

ہیں۔ آپ نے ان خاکوں کے توسط سے اپنے زیر مشاہدہ بہت سی شخصیات کے کام کے متعلق مفید معلومات ادب کی دنیا تک پہنچائی ہیں۔ آپ نے ان شخصیات کے ان غیر معمولی اوصاف کو جن سے قاری روحانی فیض حاصل کر سکتا ہے، اپنے خاص اسلوبِ نگارش سے نمایاں کیا ہے۔ سادہ انداز تحریر کے باوجود ہر خاکہ اپنے اندر جاذبیت اور دلکشی رکھتا ہے۔(6)

ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے اپنے ایل۔ ایل۔ ایم کے مقالے بہ عنوان "قرآن اور قانونِ جدید" میں اسلامی تہذیب، اسلامی ریاست اور قرآن بہ طورِ مأخذِ اوّل ایسے عنوانات کے تحت اسلامی نظام عدل پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ یوں آپ کی اسلامی قوانین سے محبت اور عقیدت کے علاوہ بصیرت اور اسلامی قوانین کے مأخذات تک رسائی کی اہلیت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ آپ ایک راسخ العقیدہ اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا مسلم گھرانے سے تعلق رکھنے کی بنا پر خود بھی گہرا دینی رجحان رکھنے والی شخصیت ہیں۔ آپ عظمت انسانی، مساوات، اخوت واتحاد، آزادی، امن عالم اور عدل وانصاف ایسی خصوصیات کو اسلامی تہذیب وتمدن کا نمایاں وصف قرار دیتے ہیں۔(7)

دنیائے ادب میں نظم ونثر کی مروّجہ اصناف یقیناً بہت اہمیت رکھتی ہیں مگر ترجمہ کاری کا فن بھی خصوصی اہمیت کا حامل قرار پاتا ہے۔ چھوٹی زبانیں اپنے علم وادب کے ذخیرے کو ترجمے کی بدولت نہ صرف بڑھاتی ہیں بل کہ لسانی لین دین کی بنیاد پر اپنی کم مائیگی کو ذخیرۂ الفاظ کے اضافے سے پورا کرتی ہیں۔ ترجمہ کار کے لیے مأخذی زبان (Source Language) کے علاوہ ہدفی زبان (Target Language) کا قابلِ حد تک علم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح ترجمہ کاری کے فن کے حوالے سے مقالہ نگاری، مقالہ نگار کی مختلف زبانوں میں دلچسپی اور مہارت کی مظہر ہوتی ہے۔ ترجمے کی بدولت دنیا بھر کا فلسفہ اور نادر تخلیقات دنیا بھر کا مشترکہ سرمایہ اور میراث قرار پاتی ہیں۔ ترجمہ کاری کے حوالے سے ڈاکٹر محمد وسیم انجم رقم طراز ہیں:

> "ترجمے کی وساطت سے ہمیں دنیا کے تمام مذاہب، رسومات اور ثقافت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ قدیم تہذیب کی زبان کا سراغ پاتے، ان کی مٹی کی تختیوں کی تحریروں یا پارچہ جات پر یا غاروں میں مصوروں کے بنائے ہوئے نقوش کے معانی ومطالب کو ڈھالنے میں جس فنی قوت نے ہماری مدد کی اور آشنا کیا ہے، وہ ترجمہ ہی ہے۔"(8)

ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے مقالہ جات کی نگرانی کی صورت میں بہت سے محققین کی سندی تحقیق میں رہنمائی اور مشاورت کا فریضہ انجام دیا ہے۔ آپ اپنے فیض کو عام کرنے کے لیے "وفاقی جامعہ اردو" کے عنوان سے ایک کارآمد اور مفید تصنیف منظر عام پر لائے ہیں۔ اس میں "وفاقی جامعہ اردو" کے قیام کے اسباب، اغراض ومقاصد اور رفتارِ ترقی و تحقیق کو موثر انداز میں پیش کیا گیا

ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے خوابوں کی تعبیر "وفاقی جامعہ اردو" آج ایک تناور درخت کی صورت میں علم وادب کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ اپنے قیام کے روزِ اوّل سے اس جامعہ کو ان عظیم شخصیات کا ساتھ ملا جنھوں نے علم و فن، تحقیق و تنقید اور نظم و نثر میں ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اردو زبان کی اہمیت، افادیت اور ہمہ گیری کے مستقل ترجمان بن چکے ہیں۔ عصرِ رواں میں اردو کا دائرہ اثر تمام کرۂ ارض پر پھیل چکا ہے۔ اردو زبان اتحاد، امن اور اخوت کا درس دیتی ہے۔ اس کی شیرینی، لطافت، نرمی اور لچک نے اس کے ادبی ذخیرے اور سرمایے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنی دل پذیری، حروف کے بصری روپ اور کشش کی بدولت یہ لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔(9)

فاضل مصنف نے نظم و نثر پر مشتمل تصنیفات کی ایک کثیر تعداد پر تبصرے، دیباچے اور مضمون لکھے ہیں۔ اسی طرح اپنی متنوع جہات کا عکس اپنے تحقیقی اور تخلیقی مضامین کی صورت میں ملکی جرائد اور رسائل میں دکھایا ہے۔ ان کے مضامین دل چسپی، علمی چاشنی اور معلومات سے لبریز ہوتے ہیں۔ انھوں نے کالم نگاری کے حوالے سے نو وارد کالم نگاروں کی رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ کالم کا لفظ فرانسیسی زبان کے لفظ Columa اور لاطینی زبان کے لفظ Colemme سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس لفظ کے لغوی معنی کھمبا یا ستون کے ہیں۔(10)

کسی بھی شخصیت کی عظمت و کردار کو پرکھنے کی کسوٹی اس کی حب الوطنی کو ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ دھرتی اور دھرتی کے باشندوں کے مسائل میں اس کی دل چسپی اس کی عظمت و بڑائی کو ماپنے کا پیمانہ بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے نقطۂ نگاہ کے مطابق ملک کے بیشتر مسائل کا انسلاک اور تعلق تعلیمی پالیسیوں اور نظام تعلیم سے ہوتا ہے۔ آپ ایک حساس دل اور طبیعت کے مالک ہونے کے ناتے ان مسائل سے بے بہرہ نہیں رہ سکتے۔ ہمارے ہونہار طلبا جب موسم گرما کی طویل تعطیلات سے لطف اندوز ہوتے ہیں، تو آپ کی تجویز کے مطابق ان کے لیے سمر کیمپ کا لازماً اہتمام کیا جائے۔(11)

مقام انسانیت کی سربلندی کی خاطر، قدرت نے اس خاکی پتلے کی سرشت میں تحقیق و تجسس کی خو بور کھی ہے۔ وہ گردونواح کے متعلقات سے لاتعلق ہونے کو مقام انسانیت کے منافی سمجھتا ہے۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھنا اور ان کے مطابق زندگی کرنا کبھی ایک آسان ہدف نہیں رہا۔ جن ہستیوں نے اپنی فکر و نظر کو حالات کے تناظر میں ڈھالا، انھیں نے تسخیر کائنات کی طرف انسانیت کی

رہنمائی کی اور معراج انسانی کو ممکن الحصول بنایا۔ انسان ہر چیلنج سے بر سرپیکار محض اس لیے ہے کہ نیابت الٰہی کے باعث تخلیقی جوہر اس کے اندر رودیعت کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے طویل مشق، مجاورت اور محنت شاقہ کی بدولت نہ صرف اپنے تخلیقی جوہر اور امکانات کی پہچان کی بل کہ اس کی چمک دمک کو بڑھانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کیا۔ ایک ادیب اپنے معاشرتی مقام و مرتبے کا تعین اپنے تخلیقی جوہر کے اظہار کی وساطت سے کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس حقیقت تک رسائی حاصل کر لی ہے کہ ادب کی تخلیق و تنقید ایک نامیاتی اور متحرک عمل ہے۔ ادبی نگارشات ادیب کی فکر و نظر اور قول و فعل کا مظہر ہوتی ہیں۔ ان نگارشات کے توسط سے ادیب کی شخصیت کا فکری و نظری منہاج منعکس ہوتا ہے جو سوچ اور نظر کو قرینہ وسلیقہ عطا کرتا ہے۔ اسی نظریے پر عمل پیرا ہو کر ڈاکٹر وسیم انجم نے اپنی منزل کا تعین کر لیا ہے اور دوسروں کے لیے بھی اسی منزل کو گوہر مقصود بنانے کی خاطر ہر طرح کا اخلاص و تعاون فراہم کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ آپ نے اس کارگاہ آب و گل میں نہ صرف اپنے حصے کے پھول چنے بل کہ دوسروں کی راہ میں حائل کانٹوں کو بھی حتی المقدور دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے وژن اور مشن کے پیش نظر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ ادبا کے ہراول دستے میں مشعل بردار کی حیثیت سے کردار ادا کرنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

1. محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، مطالعۂ اقبالیات (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2007ء)، 72-73۔
2. عزیز الرحمان عزیز نظامی، ڈاکٹر، (مضمون)، ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی اقبال شناسی، مشمولہ: وسیم شناس، از ڈاکٹر سیّد اشفاق حسین بخاری (مرتب) (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2020ء)، 45۔
3. رانجھا، محمد بشیر، حرفِ چند، مشمولہ: نگارشات انجم، ڈاکٹر محمد وسیم انجم (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2009ء)، 27۔
4. محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، نگارشات انجم (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2009ء)، 31۔
5. فہمیدہ تبسم، ڈاکٹر، (مضمون)، منیر نیر کی ضیائے حرف، مشمولہ: ٹھنڈا سورج جلتا چاند، ڈاکٹر محمد وسیم انجم (مرتب) (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2020ء)، 39۔
6. قیصر آفتاب احمد، ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی ادبی خدمات (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2015ء)، 168۔
7. ایضاً، 181۔
8. محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، مقالات انجم (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2019ء)، 165۔

9. محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، وفاقی جامعہ اردو (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2019ء)، 24۔
10. محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، ادب شناسی (راولپنڈی: انجم پبلشرز، 2020ء)، 201۔
11. ایضاً، 248۔

References in Roman Script

1. Muhammad Waseem Anjum, Dr. Mutalia-e-Iqbaliyat (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2007), 72-73.
2. Aziz-ul-Rahman Aziz-Nizami, Dr., (Mazmoon), Dr Muhammad Waseem Anjum ki Iqbal Shanasi, Mashmoola: Wasim Shanas, Dr. Syed Shafaq Hussain Bukhari (Muratab) (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2020), 45.
3. Ranjha, Muhammad Basheer, Harf-e-Chand, Mashmoola: Nigarshat-e-Anjum, Dr. Muhammad Waseem Anjum (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2009), 27.
4. Muhammad Waseem Anjum, Dr., Nigarshat-e- Anjum (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2009), 31.
5. Fahmida Tabsum, Dr. (Mazmoon), Munir Nayyar ki Ziya Haraf, Mashmoola: Thanda Sooraj Jalta Chand, Dr. Mohammad Waseem Anjum (Muratab) (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2020), 39.
6. Qaiser Aftab Ahmed, Dr. Muhammad Waseem Anjum ki Adbi Khidmat, (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2015), 168.
7. Ibid, 181.
8. Muhammad Waseem Anjum, Dr., Maqalat-e-Anjum (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2019), 165.
9. Muhammad Waseem Anjum, Dr., Wafaqi Jamia Urdu (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2019), 24.
10. Muhammad Waseem Anjum, Dr., Adab Shanas (Rawalpindi: Anjum Publishers, 2020), 201.
11. Ibid, 248.